

# گرسمس اور مسلمان



وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ  
فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذُّلِّ وَكَبْرُهُ تَكْبِيرًا ۝

اور یہ کہہ دیجئے کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو نہ اولاد رکھتا ہے  
نہ اپنی بادشاہت میں کسی کو شریک ساجھی رکھتا ہے اور نہ وہ کمزور ہے  
کہ اسے کسی کی ضرورت ہو اور تو اس کی پوری پوری بڑائی بیان کرتا رہ

[www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com) [سورة الإسراء: ۱۱۱]



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ  
وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مَجْلِسُ التَّحْقِيقِ الْإِسْلَامِيِّ رُوَحَانِہ

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اسلامی کتابوں کا مفت آن لائن مکتبہ

## معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مَجْلِسُ التَّحْقِيقِ الْإِسْلَامِيِّ کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

### تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے  
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی  
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے  
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

✉ KitaboSunnat@gmail.com

🌐 library@mohaddis.com



يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ كَفَرُوا (آل عمران)

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ (ابوداؤد)

کرسمس

اور

مسلمان

شیخ التفسیر والحديث

ڈاکٹر شمس الحق حنیف صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

حکمتِ مشرق و مغرب نے سکھایا ہے مجھے  
ایک نکتہ کہ غلاموں کے لیے ہے اکسیر  
دین ہو، فلسفہ ہو، فقر ہو، سلطانی ہو  
ہوتے ہیں بُجختہ عقائد کی بنا پر تعمیر  
حرف اُس قوم کا بے سوز، عمل زار و زبوں  
ہو گیا بُجختہ عقائد سے تہی جس کا ضمیر!  
(علامہ اقبالؒ)

شور ہے، ہو گئے دنیا سے مسلمان نابود  
ہم یہ کہتے ہیں کہ تھے بھی کہیں مسلم موجود!  
وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود  
یہ مسلمان ہیں! جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود  
یوں تو سید بھی ہو، مرزا بھی ہو، افغان بھی ہو  
تم سبھی کچھ ہو، بتاؤ تو مسلمان بھی ہو!  
(علامہ اقبالؒ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## کرسمس کی حقیقت اور مسلمانوں کے لئے اس میں شرکت کی شرعی حیثیت

کرسمس کی حقیقت:

﴿قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوا مِنْ قَبْلُ وَأَضَلُّوا كَثِيرًا وَضَلُّوا عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ﴾ (سورة المائدة: 77)

ترجمہ: کہو، اے اہل کتاب! اپنے دین میں ناحق غلو نہ کرو اور ان لوگوں کے تقلیدات کی پیروی نہ کرو جو تم سے پہلے خود گمراہ ہوئے اور بہتوں کو گمراہ کیا اور "سواء السبیل" سے بھٹک گئے۔

کرسمس (مسیح اور کیتھولک رسم) جو ہر سال 25 دسمبر کو منائی جاتی ہے، پوری عیسائی مذہبی لٹریچر اور اناجیل عہد نامہ جدید اور بائبل میں اس کا کوئی تذکرہ نہیں، نہ 25 دسمبر حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش کا دن ہے۔

"یہ عیسائیت میں باقی بدعات کی طرح ایک بدعت ہے جو قدیم مشرک اقوام کی طرف سے رومن کلیسا میں در آیا ہے۔" (پروفیسر ہربرٹ ڈبلیو آرم سٹرانگ)

"525 عیسوی میں سمیتھیا کے راہب (Dionysius) جو ایک پادری ہونے کے ساتھ ایک ماہر کلینڈر نگار بھی تھا، اس نے اپنے اندازے کے مطابق حضرت مسیح کی تاریخ ولادت 25 دسمبر مقرر کی۔" (Britannica, Christmas)

اس نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ 25 دسمبر واقعی عیسیٰ علیہ السلام کی تاریخ پیدائش ہے، اس لئے عیسائی فرقہ آرتھوڈکس جو گریگوری کالینڈر کو معتبر مانتا ہے، وہ کرمس 7 جنوری کو مناتے ہیں۔ بعض خطے ایسے بھی ہیں جہاں 6 جنوری اور بعض جگہ 18 جنوری کو کرمس منایا جاتا ہے۔ بائبل کے مشہور مفسر آدم کلارک (Adam Clarke) کہتے ہیں: "مسیح کی پیدائش ستمبر یا اکتوبر کے دنوں میں ہونے کی بالواسطہ تائید اس حقیقت سے بھی ملتی ہے کہ نومبر سے فروری تک چرواہے رات کے وقت کھیتوں میں اپنے ریوڑ کی نگہبانی نہیں کرتے بلکہ ان مہینوں میں رات کے وقت وہ انہیں حفاظتی باڑوں میں لے جاتے ہیں جنہیں بھیڑوں کا حفاظتی باڑہ (sheepfold) کہتے ہیں، اس لئے 25 دسمبر کا حضرت مسیح کی پیدائش سے کوئی مناسبت نہیں ہو سکتی۔"

لوقا کی انجیل کی عبارت ہے کہ:

"جب وہ وہاں ٹھہرے ہوئے تھے تو بچے کو جنم دینے کا وقت آپہنچا۔ بیٹا پیدا ہوا۔ یہ مریم کا پہلا بچہ تھا۔ اس نے اسے کپڑوں میں لپیٹ کر ایک چرنی میں لٹا دیا، کیونکہ انہیں سرائے میں رہنے کی جگہ نہیں ملی تھی۔" (لوقا: عیسیٰ کی پیدائش، 2:20)

دو ہزار سال پہلے تو چھوڑیں آج بھی فلسطین کے علاقے میں 25 دسمبر کی رات کسی کے لئے میدان میں گزارنا دشوار ہے، تو ایک زچہ بچے کی پیدائش کی پہلی رات سرائے کے باہر اور بچے کو اپنے سینے سے چمٹا کے رکھنے کے بجائے کپڑے میں لپیٹ کر چارے کی ٹوکری میں کیسے رکھ سکتی تھی؟

گلتا ہے ولادت مسیح کے حوالے سے دسمبر میں یہ تہوار سورج کے پجاری مشرکوں اور مصر کے فرعونوں سے اخذ کیا گیا ہے۔ (دیکھیں بریٹانیکا اور کیتھولک انسائیکلو پیڈیا)

Natal Day کے عنوان سے کیتھولک انسائیکلو پیڈیا میں ہے کہ :

"مقدس صحائف میں یوم پیدائش (Birth day) کے موقع پر کسی عظیم دعوت کا انعقاد کرنے یا اسے بحیثیت تہوار منانے کا کوئی ایک بھی حوالہ موجود نہیں، یہ تو نمرود، فرعون اور ان کی طرح کے گنہگار کفار ہیں جو اس دنیا میں اپنی پیدائش کے دن کسی تہوار یا بڑی دعوت کا انعقاد کرتے ہیں۔"

(نوٹ اس مضمون کے درج بالا حصے میں زیادہ مواد محترم حسنین شاکر کے مضمون "کرسمس کی حقیقت" سے لیا گیا ہے، یہ مضمون انتہائی قیمتی نکات لئے ہوئے انٹرنیٹ پر موجود ہے۔)

جرمنی میں کرسمس ٹری کی بدعت 1948ء سے لندن میں شروع ہوئی، پھر اس میں ناچ گانے، شراب نوشی، خواتین کی عصمت دری اور بے شمار خرافات شامل ہوتے گئے جن کا افسوسناک پہلو یہ ہے کہ یہ سب کچھ مذہب کا مقدس نام لے کر کیا جا رہا ہے، قرآن مجید نے سورۃ الحدید میں جو فرمایا تھا وہ صرف ماضی کا قصہ نہیں اسے آپ آج یورپ میں اور مغرب کی نقالی میں اندھے مشرق میں بچشم سردیکھ سکتے ہیں،

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا وَإِبْرَاهِيمَ وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ  
وَالْكِتَابَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَسِقُونَ ① ثُمَّ قَفَّيْنَا  
عَلَىٰ آثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَآتَيْنَاهُ  
الْإِنجِيلَ وَجَعَلْنَا فِي قُلُوبِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ رَافَةً وَرَحْمَةً  
وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ إِلَّا ابْتِغَاءَ  
رِضْوَانِ اللَّهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا فَآتَيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا  
مِنْهُمْ أَجْرَهُمْ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَسِقُونَ ②

ترجمہ: ہم نے نوح اور ابراہیم کو بھیجا اور ان دونوں کی نسل میں نبوت اور کتاب رکھ دی۔ پھر ان کی اولاد میں سے کسی نے ہدایت اختیار کی اور بہت سے فاسق ہو گئے (۲۶)۔ ان کے بعد ہم نے پے در پے اپنے رسول بھیجے، اور ان سب کے بعد عیسیٰ ابن مریم کو مبعوث کیا اور اس کو انجیل عطا کی، اور جن لوگوں نے اس کی پیروی اختیار کی ان کے دلوں میں ہم نے ترس اور رحم ڈال یا۔ اور رہبانیت انہوں نے خود ایجاد کر لی، ہم نے اسے ان پر فرض نہیں کیا تھا، مگر اللہ کی خوشنودی کی طلب میں انہوں نے آپ ہی یہ بدعت نکالی اور پھر اس کی پابندی کرنے کا جو حق تھا اسے ادا نہ کیا ان میں سے جو لوگ ایمان لائے ہوئے تھے ان کا اجر ہم نے ان کو عطا کیا، مگر ان میں سے اکثر لوگ فاسق ہیں (۲۷)۔ (سورۃ الحديد)

یہ تو ہوئی کرسمس کی حقیقت، اب مسلمانوں کے لئے اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟  
اس پر ذیل میں بات کی جاتی ہے۔

### مسلمانوں کے لئے کرسمس میں شرکت کی شرعی حیثیت:

کسی بھی مسلمان کے لئے کرسمس ڈے منانا اور کرسمس کے حوالے سے کیک کاٹنا، ان کے کرسمس پروگراموں میں شرکت کرنا، ان کو کرسمس کی مبارکباد دینا اور ”میری کرسمس“ (Merry Christmas) کہنا وغیرہ قطعی طور پر حرام اور گناہ کبیرہ ہیں جس سے علی الاعلان توبہ کرنا واجب ہے صرف خفیہ توبہ سے کام نہیں چلے گا۔ کرسمس کی مبارکباد میں انبیت اور تثلیث کے اس عقیدے کی ضمنی طور پر تائید ہے جو کہ ساری کائنات کو ہلا دینے والا جھوٹ اور اللہ تعالیٰ کے غضب کو بھڑکانے والی بات ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے۔



”وہ کہتے ہیں کہ رحمان نے کسی کو بیٹا بنایا ہے (۸۸) سخت بے ہودہ بات ہے جو تم لوگ گھڑ لائے ہو (۸۹) قریب ہے کہ آسمان پھٹ پڑیں، زمین شق ہو جائے اور پہاڑ گر جائیں (۹۰) اس بات پر کہ لوگوں نے رحمان کے لیے اولاد ہونے کا دعویٰ کیا! (۹۱) رحمان کی یہ شان نہیں ہے کہ وہ کسی کو بیٹا بنائے (۹۲) زمین اور آسمانوں کے اندر جو بھی ہیں سب اس کے حضور بندوں کی حیثیت سے پیش ہونے والے ہیں (۹۳)۔“ (سورۃ مریم)

خَالِفُوا أَوْلِيَاءَ الشَّيْطَانِ كُلَّمَا اسْتَطَعْتُمْ (الطبرانی)

شیطان کے دوستوں کی اپنی بساط بھر مخالفت کرو۔

حدیث رسول اللہ ﷺ: من تشبه بقوم فهو منهم (سنن ابی داؤد)

ترجمہ: ’جس نے کسی قوم کی مشابہت کی وہ اسی قوم سے شمار ہوگا۔‘

یہاں مشابہت سے مراد ان کی قومی/مذہبی علامات میں مشابہت ہے، جیسے کوئی صلیب لٹکائے کر سمس منائے، چھ کونوں والا ستارہ لگائے، کڑا کرپان، زنا ریا چوٹی رکھے، بتوں کے سامنے پرنام کرے تو وہ ان میں ہی شمار ہوگا۔

مسلمان تاجروں کے لئے بھی غیر مسلموں کی مذہبی مصنوعات کی تیاری اور فروخت حرام اور گناہ کبیرہ ہے، اس لئے کہ قرآن مجید میں صاف طور پر گناہ اور ظلم و زیادتی میں تعاون سے منع فرمایا گیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے: وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (المائدہ، آیت ۲)۔

جو کر سمس ڈے مناتے اور اس کا کیک کاٹتے ہیں یا دیوالی مناتے ہیں اور بتوں پر دودھ انڈیلتے ہیں وہ اسلام سے تو ہیں ہی جاہل، دنیا سے بھی جاہل ہیں، وہ اسلام کے خلاف مغرب کی تہذیبی جنگ میں کافروں کے مددگار بنتے ہوئے یہ جاہلانہ رسوم سرانجام دیتے ہیں۔

نیز وہ اپنے اس مشرکانہ عمل سے مغرب اور امریکہ کو یہ باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ ہم اسلام کے اس ایڈیشن کے داعی ہیں جو ریٹڈ کارپوریشن (RAND Corporation) کے معیار پر درست اور امریکہ و مغرب کے لئے قابل قبول ہے۔ نیز ان کا یہ مشرکانہ و ناجائز عمل اسلامی تہذیب و ثقافت اور اسلام کے بحیثیت نظام زندگی سے بے وفائی و بے زاری کا اعلان بھی ہے۔

اور چونکہ عیسائیت سمیٹے سمیٹے صرف اتوار کی عبادت اور کرسمس تک سکر گئی ہے لہذا جو مسلمان کرسمس مناتے اور اس خوشی میں کیک کاٹتے ہوئے عیسائیوں کے ساتھ ان کی اس عید میں شرکت کرتے ہیں تو درحقیقت آدھی عیسائیت پر عمل راضی ہو جاتے ہیں، اسی طرح وہ پوری عیسائیت میں مسلمانوں کو رنگنے کے لئے راستہ ہموار کرتے ہیں۔

جہالت کی انتہا دیکھئے کہ عیسائی دنیا تو عیسائیت کو خیر باد کہتے ہوئے اسلام کی طرف آرہی ہے، ان کے چرچ بکتے ہیں، مسلمان چرچوں کو خرید کر مسجدیں بنا رہے ہیں، ان کے کچھ چرچوں میں اتوار کے دن برائے نام ہی چند بوڑھے حاضری دیتے ہیں جبکہ مسجدوں میں گنجائش سے زیادہ مسلمان نماز پڑھنے آتے ہیں، کیونکہ اب ایک عیسائی ملک ہے وہاں اسلام تیزی سے پھیلنے لگا ہے۔

عیسائی پوپ اور پادریوں کے پاس ترکی میں برآمد شدہ انجیل کے مندرجات کا کوئی جواب نہیں جس میں اسلام کی حقانیت اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی واضح الفاظ میں تصریح ہے، عیسائی دنیا ابھی تک اس بات کا جواب نہیں دے سکی ہے کہ پوپ یونیٹڈ اور اس کے ۴۰ کارڈینیل ترکی میں موجود انجیل کا مطالعہ کرنے کے بعد کہاں غائب ہو گئے ہیں اور عیسائی دنیا انہیں سامنے لانے سے کیوں ڈرتی ہے؟ (جبکہ کچھ لوگوں کا تو صاف کہنا ہے کہ انہوں نے یونیٹڈ کو نماز پڑھتے دیکھا ہے، گزشتہ سال حج کے موقع پر ایک

ویڈیو سامنے آئی تھی جس میں ان کو شیطان کو کنکریاں مارتے دکھایا گیا تھا، تاہم اس کی تصدیق ابھی باقی ہے۔)

نیز عیسائی دنیا سے ہم یہ پوچھتے ہیں کہ سیکولر لابی تو کہتی ہے کہ امریکہ کی سیکولر ازم مذہب کی آزادی پر یقین رکھتی ہے اور سیاست کو مذہب سے اور مذہب کو سیاست سے الگ کرنے پر یقین رکھتی ہے تو سوال یہ ہے کہ پھر مسلمانوں کو حصول اقتدار کی خاطر کرسمس منانے پر کیوں مجبور کیا جاتا ہے۔ امریکہ پاکستان میں اقتدار دلانے کے لئے کرسمس منانے کی شرط کیوں لگاتا ہے جبکہ ان کا دعویٰ سیکولر ازم کا ہے؟

اسی طرح ہم کرسمس اور دیگر مشرکانہ عیدیں منانے والوں سے پوچھتے ہیں کہ اگر سیکولر ازم کے علمبرداروں نے آپ کو ان حرکتوں پر مجبور نہیں کیا تو کیا تم خود اسلام اور ایمان سے بدگمان ہو گئے ہو اور کلمہ پڑھنے پر تمہیں کوئی پچھتاوا ہے یا اسلام کے کسی حکم میں تمہیں کوئی شک ہے؟ اگر بات یہ ہے کہ تم اسلام اور ایمان سے جاہل ہو تو اس کے علم بردار کیسے بنے بیٹھے ہو اور اگر اسلام اور ایمان میں تمہیں شک ہے تو آخر کوئی چیز تمہارے عیسائیت یا ہندومت اپنانے میں رکاوٹ ہے سوائے مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے؟

کچھ لوگ کرسمس اور دیوالی منانے کو رواداری قرار دیتے ہوئے اس کو سند جواز دینے اور خود کو وسیع القلب اور ہر مذہب اور عقیدے کے لوگوں کے لئے قابل قبول بنانے کی ناکام و ناپاک کوشش کرتے ہیں، ایسے لوگوں سے ہم بجا طور پر پوچھتے ہیں کہ اس طرح کی رواداری تم نے قرآن کی کس آیت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سیرت و سنت اور حدیث کی کس روایت سے سیکھی ہے؟

اور کیا تم سال میں صرف ایک دفعہ کرسمس کا کیک کاٹ کر رواداری کا ثبوت دو گے یا آنے والے دنوں میں ہر وقت صلیب گلے میں لٹکا کر پوری زندگی میں روادار رہو گے؟

سال میں ایک دن کی رواداری کو تو کوئی جاہل ہی رواداری شمار کریگا۔ ساتھ ہی یہ سوال بھی بجا طور پر پیدا ہوتا ہے کہ آخر اس قسم کی رواداری صرف مسلمانوں (یا مسلمان کہلانے والوں) پر ہی لازم ہے یا عیسائیوں اور ہندوؤں سے بھی اس کی توقع کی جاسکتی ہے؟

کیا تم ایسے ہندو یا عیسائی کی مثال پیش کر سکو گے جس نے مسلمانوں کے ساتھ کبھی بقر عید کے دن گائے یا بکرے پر اللہ اکبر کہہ کر اسے بطور قربانی ذبح کیا ہو؟ اگر جواب نفی میں ہے تو کیا اپنے اس عمل کو رواداری کا نام دیکر تمہیں ذرا بھی شرم نہیں آتی کہ ”ذہنی غلامی“ اور ایمان و ضمیر کے سودے کو رواداری کا نام دیتے ہو؟

کرسمس منانے کے بارے میں استفتاء کے میرے درج بالا جواب پر چند حضرات کی طرف سے شبہات و تحفظات کا اظہار کیا گیا ہے، جن میں سے کچھ باتیں سوء فہم پر مبنی ہیں، مثلاً: حدیث رسول ﷺ: من تشبه بقوم فهو منهم (سنن ابی داؤد) کی تشریح میں میں نے صاف لکھا تھا کہ:

’یہاں مشابہت سے مراد ان کی قومی / مذہبی علامات میں مشابہت ہے، جیسے کوئی صلیب لٹکائے کرسمس منائے، چھ کونوں والا ستارہ لگائے، کڑا کرپان، زنار یا چوٹی رکھے، بتوں کے سامنے پر نام کرے تو وہ ان میں ہی شمار ہوگا۔‘

لیکن پھر بھی ایک صاحب نے اعتراض اٹھایا کہ اگر اس کی تشریح اس طرح کی جائے تو پھر تو مغرب سے آنے والی ہر چیز کو کافروں سے مشابہت کی دلیل پر ترک کرنا پڑے گا جس میں ان کا لباس اور ٹیکنالوجی اور انسانیت کے لئے عمومی طور پر فائدہ مند چیزیں بھی شامل ہیں۔

اب،

ناطقہ سرگرمیاں ہے اسے کیا کیئے

اس صاحب سے ہم پوچھتے ہیں کہ اس حدیث کی تمہاری یہ تشریح کس محدث اور فقیہ کی کس عبارت سے تم نے اخذ کی ہے، جبکہ تمہارے سامنے واضح الفاظ میں اس حدیث

کے مصداق کے طور پر مذہبی علامات اپنانے کو مشابہت قرار دینے کی کھلے الفاظ میں تصریح کرنے والی عبارت اس کی نفی کر رہی ہے؟

اس ضمن میں معترض کی یہ غلط فہمی بھی دور کرتا چلوں کہ انسانیت کے لئے عمومی طور پر مفید چیزیں صرف مغرب سے ہمیشہ نہیں آئیں، ایک دور میں جب پورا یورپ تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا تو اسلامی سپین اور بغداد سے علم کی روشنی پھوٹ رہی تھی، ڈرپہر (Dr. John William Draper)، موسیولیسیان، آرنلڈ (ARNOLD THOMAS WALKER) اور راجر بیکن (Roger Bacon) کی تحریرات پڑھنے والوں سے یہ مخفی نہیں کہ مسلمانوں نے مغرب کو علم کے میدان میں بہت کچھ مفید چیزیں سکھائی ہیں۔ البتہ میں نہیں سمجھتا کہ مغرب سے انسانیت کے لئے مفید چیزوں میں مغرب کی طرف سے آئی ہوئی ہم جنس پرستی، بے حیائی، بن باپ کی اولاد، کنواری مائیں، فالس فلیگ آپریشنز (False Flag Operations) اور الحاد جدید کی ساری جہالتیں وغیرہ وغیرہ کی مغرب سے مرعوب ذہنیت کو نسی تاویل کرے گی؟ آخر یہ سب بھی تو اسی شجر خبیثہ کے کڑوے کیسلے پھل ہیں۔

بقول اقبالؒ:

خوش تو ہم بھی ہیں جوانوں کی ترقی سے مگر  
لب خنداں سے نکل جاتی ہے فریاد بھی ساتھ  
ہم سمجھتے تھے کہ لائے گی فراغت تعلیم  
کیا خبر تھی کہ چلا آئیگا الحاد بھی ساتھ

دوسرا شبہ یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ مبارکباد دینے میں کیا حرج ہے؟ یعنی ان کا اعتراض یہ ہے کہ ”جھوٹی خبر اور جھوٹ پر مبنی فلسفہ کے نتیجے میں پیدا ہونے والی کسی بات پر خوش ہونے اور خوشی کے اظہار کسی جھوٹے پروگرام میں شریک ہونے میں کیا حرج ہے؟“ یہی اعتراض ایک دوسرے صاحب نے دوسرے انداز میں پیش کیا تھا کہ کسی مسلمان کی اپنی عیسائی بیوی کو



کرسمس کی مبارکباد دینے میں کیا حرج ہے؟ معترض ایسے وقت یہ بھول جاتا ہے کہ اسلام کی اپنی تہذیب اور اپنی اقدار ہیں اور مسلمان کسی کو خوش کرتے وقت اتنا ہلکا واقع نہیں ہوتا کہ وہ اپنی تہذیب و اقدار بھول کر غیر مسلموں کے اقدار و تہذیب اپنائے، ظاہر ہے اپنی شریک حیات کو اپنا عقیدہ بتانے اور سمجھانے میں اگر ایک شخص اتنا بے وزن اور دبا ہوا ثابت ہو جائے کہ اسے اہل کتاب کی عورتوں سے شادی کا فلسفہ اور حکمت بھی نہ معلوم ہو تو وہ خاک اس مقصد کو پورا کر سکے گا جس کے لئے اس امت کو امت وسط بنا کر پیدا کیا گیا ہے؟

ایک شبہ یہ ظاہر کیا گیا ہے بلکہ تمام امت کو اپنی دانست میں نصیحت کی گئی ہے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ان کو ایمان کی تفصیلات سمجھانے کے زعم میں یہاں تک کہا گیا ہے کہ مسیح علیہ السلام ہمارے اور عیسائیوں کے درمیان نقطہ اتحاد ہیں اور جب وہ دنیا میں واپس تشریف لائیں گے تو دونوں مل کر یہود کا مقابلہ کریں گے اس لئے کرسمس منانے سے اس اتحاد کو مضبوط بنانے کی مسلمانوں کی طرف سے بھرپور کوشش ہونی چاہئے۔

اس سادگی پہ کون نہ مر جائے اے خدا

بے چاروں کو اتنا نہیں معلوم کہ مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آسمان سے واپسی دنیا میں تشریف لانے سے پہلے، اُن (عیسیٰ علیہ السلام) پر بحیثیت رسول ایمان لاکچے ہیں، ان کی آمد کے وقت تو عیسائی ان پر ایمان لائیں گے، جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ اب وہ کسی صورت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان نہیں رکھتے، وہ تو عیسیٰ (علیہ السلام) کو اللہ کا بیٹا قرار دیتے ہیں جبکہ یہ عقیدہ ان پر ایمان لانے کے منافی ہے، اس لئے کہ وہ اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ نے کسی کو بیٹا نہیں بنایا۔

پھر ان صاحب سے کوئی کہہ دے کہ ’تم تو کان کمانے کی فکر میں سینگ ہار جاتے ہو، ہمیں عیسیٰ علیہ السلام کی جھوٹی تاریخ پیدائش کے دن منانے کی تلقین کرتے ہوئے تمہارے دماغ پر جس اتحاد کا بھوت سوار رہتا ہے اس اتحاد سے تو خود تمہارے ان دوستوں

(عیسائیوں) نے اختلاف کیا ہے بلکہ اسلام کی طرف سے اس اتحاد کے پیغام کے جواب میں انہوں نے مسلمانوں سے صد ہا سال لڑائیاں لڑی ہیں اور اب بھی پوری دنیا میں مسلمانوں پر ان کی دست درازیاں جاری ہیں، ابھی کچھ مہینے پہلے تک افغانستان میں اور اب تک فلسطین بلکہ پوری مسلم دنیا میں انہوں نے ظلم و ستم کا جو بازار گرم کیا ہوا ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ مسلمان تو عیسیٰ علیہ السلام اور گذشتہ تمام انبیاء پر ایمان لاتے ہیں، اختلاف تو یہودیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کر کے اور ان کے نقش قدم پر چل کر یہودیوں اور عیسائیوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نبوت کا انکار کر کے شروع کیا جس پر وہ تمھاری اس بے جا و بے دلیل رواداری اور ہم آہنگی کے مظاہروں کے باوجود سختی سے قائم ہیں۔ آخر ایک دن منانے یا نہ منانے کا معاملہ ایک سچے اور آخری نبی ﷺ کی صاف اور واضح نبوت سے انکار کے مقابلے میں کوئی اہمیت ہی نہیں رکھتا۔

اب آپ کے نزدیک گویا ان کا نبوت محمدی سے انکار اتنی بڑی بات نہیں جس پر ان کو غیر روادار اور اتحاد کے دشمن قرار دیا جائے جبکہ ہمارا ان کی ایک بے دلیل بات پر مبنی مشرکانہ رسم کی مبارکباد نہ دینا ہماری ان تمام رواداریوں پر پانی پھیر دینے کے مترادف ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم کے دور مبارک سے لے کر صلاح الدین ایوبی کی فتوحات اور محاصرہ ادرنہ تک ہم نے ان کے ساتھ نبھائی ہیں؟

میں نہیں سمجھتا کہ قوموں، تہذیبوں اور افراد تک کے اتفاق کے ایک بالکل بے بنیاد اور ہمارے اور ان کے درمیان ایک بنیادی اختلافی مسئلہ (جیسے یہاں عیسیٰ علیہ السلام کے نعوذ باللہ بطور ابن اللہ کی جھوٹی تاریخ پیدائش کے دن کو بطور عید منانے) کو نقطہ اتحاد بنانے کی خالص نامعقول بات پر اتنا اصرار کیوں کیا جاتا ہے جبکہ قرآن تو ان کو توحید کے نکتے پر اتحاد کرنے کی طرف بلاتا ہے جس کے لئے وہ قطعاً تیار نہیں رسول اللہ ﷺ نے عیسائیوں کے عظیم رومی بادشاہ ہرقل کو جس بات کی طرف دعوت دی تھی اسے آپ کے نامہ مبارک میں

پڑھیں اور یہ بھی دیکھیں کہ اس نے آپ ﷺ کی نبوت اور اطاعت سے انکار صرف اور صرف اپنی بادشاہی بچانے کی خاطر کیا تھا ورنہ اس کا دل آپ ﷺ کی نبوت و رسالت کا قائل ہو چکا تھا۔ آپ ﷺ کے ان کے نام مکتوب گرامی کا ترجمہ درج ذیل ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

”اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد (ﷺ) کی جانب سے ہر قل عظیم روم کی طرف، سلامتی اس کے لئے ہے جو ہدایت کی پیروی کرے۔ تم اسلام قبول کرو گے تو فوج جاؤ گے، اسلام قبول کرو اللہ تمہیں تمہارا اجر دو گنا کر کے دے گا، اور اگر تم نے روگردانی کی تو تم پر اریسیوں (یعنی رعایا) کا بھی وبال ہوگا۔ اور اے اہل کتاب ایک ایسی بات کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے، وہ یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی اور کو بندگی نہ کریں، اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائیں اور ہم اللہ کو چھوڑ کر ایک دوسرے کو اپنا خدا نہ بنائیں۔ پس اگر وہ منہ موڑیں تو صاف کہہ دو کہ تم گواہ رہو ہم مسلمان ہیں۔“

میرے محترم! جب کسی موضوع پر بات کرنی ہو تو پہلے اس کے تمام پہلوؤں کو غور سے سمجھنا ضروری ہوتا ہے جس کے لئے زبان و قلم کی تیزی کے بجائے دل کی صفائی ضروری ہے۔

اکبر الہ آبادی نے کیا خوب کہا تھا:

علوم دنیوی کے بحر میں غوطے لگانے سے  
زبان تو صاف ہو جاتی ہے دل طاہر نہیں ہوتا

ہندوستان کے ایک محترم نے کرسنس منانے میں مسلمانوں کی شرکت کو سماجی تعلقات میں شامل کرتے ہوئے اس کو ایک غیر مضر عمل قرار دینے کی کوشش کی ہے جبکہ کیک کاٹنے کو اس نے بھی غلط قرار دیا ہے۔

داراصل ہندوستان کے معاشرے میں بطور اقلیت کے رہتے ہوئے ان کی اس انداز سے ذہن سازی اور پھر اس طرح کے مدافعانہ انداز فکر کے نتیجے میں اسلام کی تہذیبی حیثیت کا نظروں سے اوجھل رہنا ان کی 'معاشرتی مجبوری' ہے جو ہمارے لئے کسی طور دلیل نہیں بن سکتی، اسی طرز فکر کی مکمل علامت وہاں وحید الدین خان صاحب ہیں۔ جو ہندومت اور عیسائیت و مغرب کی ہر شے کو بنظر استحسان دیکھنے کی گویا قسم کھا چکے تھے اور اسلام کی ہر تہذیبی حسن و خوبی کو داغدار کرنا اپنی زندگی کا واحد مقصد بنائے ہوئے تھے۔ انہی کے مرید کامل پاکستان کا مشکین کا وہ طبقہ ہے جنہوں نے پرانے دور شاہی کے درباریوں کی یاد تازہ کر دی ہے اور جو مغرب اور مغرب سے آئی ہوئی ہر فکر و عمل کو سند جواز عطاء کر کے ان کی باقاعدہ ڈیوٹی لگی ہوئی ہے، جوٹی وی پر آنے کو اپنی زندگی کی سب سے بڑی معراج سمجھتے ہیں اور مجتہدِ دروغ گو بن کر غیروں کی نمک حلائی کا فریضہ بڑی تندہی کے ساتھ انجام دینے میں اپنی 'متاعِ حیات' صرف کر رہے ہیں۔

آخری بات اس سلسلے میں ایک صاحب کا یہ اعتراض ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہود کے ساتھ رواداری کی بنیاد پر عاشورہ کا روزہ رکھا تھا تو ہم کیوں نہ اس پر مزید اضافے کر کے اس میں کرسمس وغیرہ کو بھی شامل کریں؟ اس صاحب کی خدمت میں عرض ہے کہ کیا کرسمس منانے والے مسلمانوں میں سے کتنوں نے گزشتہ عاشورہ پر روزہ رکھا تھا اور کیا واقعی کرسمس میں شرکت وہ اسی حدیث کی بنیاد پر کرتے ہیں یا کسی خوف، لالچ اور جہالت کی بنیاد پر کرتے ہیں؟

در اصل بات وہ نہیں جو اس معترض نے حدیث رسول ﷺ سے خیانت کر کے کی ہے، عاشورہ کا روزہ آپ ﷺ اور قریش مکہ مکرمہ میں رکھتے تھے، مدینہ آنے پر یہود کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ بھی یہ روزہ رکھتے ہیں تو آپ ﷺ نے جو الفاظ ادا فرمائے وہ یہ نہ تھے کہ ”ہم بھی یہود کے ساتھ ہم آہنگی کے لئے اسے رکھیں گے“ بلکہ فرمایا نحن احق بموسىٰ منکم، ہم آپ کی نسبت موسیٰ علیہ السلام سے زیادہ قریب ہیں، ہم موسیٰ علیہ السلام کی وجہ سے یہ روزہ رکھیں گے (نہ کہ تمہاری وجہ سے)، موسیٰ علیہ السلام پر اور ان پر نازل شدہ کتاب پر تو ہم پہلے سے ایمان رکھتے ہیں تمہاری وجہ سے نہیں، پھر روزہ شریعت میں پہلے

سے بطور عبادت رائج ہے، (تو کیا کر سمس کیک اور ٹوپی اور ٹری کی قسم کی کوئی بھی چیز اسلامی عبادت میں شامل ہیں؟)

شاید یہی معترض صاحب جوش اعتراض میں یہ بھی بھول گیا بلکہ قصداً و عمدہ ہڑپ کر گیا کہ آپ ﷺ نے آخری سال فرمایا تھا کہ آئندہ سال زندگی رہی تو عاشورہ میں ہم یہود کی مخالفت کرتے ہوئے دو روزے رکھیں گے۔ گویا ایک خالص عبادت میں بھی آپ ﷺ نے یہودیوں کے ساتھ ہم آہنگی گورا نہیں فرمائی۔

اسی طرح مشرکین، یہود اور عیسائیوں سے ترک مشابہت کی کئی مثالیں احادیث میں مذکور ہیں، بس ذرا غلامی کی زنجیروں اور غیروں کی خوشنودی و مرعوبیت سے نکلنے کی ضرورت ہے۔

قَالَ رَحِمَهُ اللَّهُ (وَالْإِعْطَاءُ بِاسْمِ النَّيْزُورِ وَالْيَهْرَجَانِ لَا يَجُوزُ) أَمَّا الْهَدَايَا بِاسْمِ هَذَيْنِ  
الْيَوْمَيْنِ حَرَامٌ بَلْ كُفْرٌ وَقَالَ أَبُو حَفْصٍ الْكَبِيرُ رَحِمَهُ اللَّهُ لَوْ أَنَّ رَجُلًا عَبَدَ اللَّهَ تَعَالَى  
خَمْسِينَ سَنَةً ثُمَّ جَاءَ يَوْمُ النَّيْزُورِ وَأَهْدَى إِلَى بَعْضِ الْمُسْرِكِينَ بَيْضَةً يُرِيدُ تَعْظِيمَهُ  
ذَلِكَ الْيَوْمَ فَقَدْ كَفَرَ وَحَبِطَ عَمَلُهُ وَقَالَ صَاحِبُ الْجَامِعِ الْأَصْغَرِ إِذَا أَهْدَى يَوْمَ النَّيْزُورِ  
إِلَى مُسْلِمٍ آخَرَ وَلَمْ يُرِدْ بِهِ تَعْظِيمَ الْيَوْمِ وَلَكِنْ عَلَى مَا اعتادَهُ بَعْضُ النَّاسِ لَا يَكْفُرُ  
وَلَكِنْ يَنْبَغِي لَهُ أَنْ لَا يَفْعَلَ ذَلِكَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ خَاصَّةً وَيَفْعَلَهُ قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ لَكِنْ لَا  
يَكُونُ تَشْبِيهًا بِأَوْلِيكَ الْقَوْمِ ، وَقَدْ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ { مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ  
مِنْهُمْ } وَقَالَ فِي الْجَامِعِ الْأَصْغَرِ رَجُلٌ اشْتَرَى يَوْمَ النَّيْزُورِ شَيْئًا يَشْتَرِيهِ الْكَافِرُ مِنْهُ  
وَهُوَ لَمْ يَكُنْ يَشْتَرِيهِ قَبْلَ ذَلِكَ إِنْ أَرَادَ بِهِ تَعْظِيمَ ذَلِكَ الْيَوْمِ كَمَا تُعْظِمُهُ الْمُسْرِكُونَ  
كَفَرَ ، وَإِنْ أَرَادَ الْأَكْلَ وَالشُّرْبَ وَالتَّنَعُّمَ لَا يَكْفُرُ . (البحر الرائق شرح كنز الدقائق،  
زين الدين بن إبراهيم بن نجيم المصري (المتوفى : 970هـ))



ترجمہ: امام نسفیؒ فرماتے ہیں کہ "اور نوروز یا مہرجان کے نام پر کسی کو کچھ دینا جائز نہیں ہے،" یعنی ان ایام میں لوگوں کو تختے تحائف دینا حرام بلکہ کفر ہے، امام ابو حفص کبیرؒ نے فرمایا ہے کہ اگر ایک شخص پچاس سال تک اللہ تعالیٰ کی بندگی کرتا رہے پھر نوروز کا دن آجانے پر یہ شخص مشرکین کو ایک انڈہ بھی تحفہ دیدے اور اس تختے دینے سے اس کی نیت اس دن کی تعظیم ہو تو وہ کافر ہو جائے گا اور اس کے تمام نیک اعمال ضبط و ضائع ہو جائیں گے۔ جامع اصغر کے مصنف نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص نوروز کے دن کسی دوسرے مسلمان کو تحفہ بھیجے اور اس کی نیت نوروز کے دن کی تعظیم نہ ہو بلکہ لوگوں کی عام عادت کی بناء پر ہو تو وہ کافر نہیں ہو جائے گا البتہ مناسب یہ ہوگا کہ وہ خاص اسی دن تختے نہ بھیجا کرے بلکہ ایک دن پہلے یا ایک دن بعد بھیجے تاکہ ان کفار کے ساتھ مشابہت نہ پیدا ہو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ { مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ } جو کوئی کسی قوم کی مشابہت اختیار کرے گا وہ انہی میں سے ہوگا۔ جامع اصغر میں یہ بھی لکھا ہے کہ اگر ایک شخص نوروز کے دن وہ چیز خریدے جو اس دن کفار خریدتے ہیں جبکہ وہ ایسی چیز اس سے پہلے نہ خریدتا رہا ہو تو اگر اس سے اس کی نیت نوروز کے دن کی تعظیم ہو جیسا کہ مشرکین اس کی تعظیم کرتے ہیں، تو وہ کافر ہو جائے گا، ہاں اگر اس کی نیت محض کھانے پینے کی حد تک ہو (اور نوروز کی تعظیم کا ارادہ نہ ہو) تو پھر کافر نہیں ہوگا۔

اسلام تو ایسی صاف شاہراہ ہے جہاں کی رات بھی دن جیسی روشن ہے، لَيْلُهَا كَنَهَارِهَا۔

علماء اور فقہانے اس طرح کی جاہلیت والی عیدیں اور تہواریں منانے سے ابوداؤد کی اس صحیح حدیث کی بنیاد پر منع فرمایا ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جاہلیت کی تہواروں کے بدلے تمہیں دو عیدیں (عید الفطر اور عید الاضحیٰ) عطا فرمائی ہیں۔

اس بنیاد پر امام ذہبیؒ نے ان تہواروں کے منانے کو بدعت ، جہالت ، مذموم حرکت ( اور اگر صرف چھوٹے بچوں کی ضد کی وجہ سے ان کو منانے کی خاطر ہو تو ) محل نظر قرار دیا ہے۔ امام طیبیؒ اور بہیقیؒ نے اسے ممنوع اور ابو حفص حنفیؒ نے اس دن کے حوالے سے کسی غیر مسلم کو ہدیہ دینا کفر قرار دیا ہے ، امام ابن تیمیہؒ نے اسے غیر مسلموں کی مشابہت بتلا کر حرام کہا ہے ، یہی رائے حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے فتح الباری میں ظاہر کی ہے۔

چشمہ آفتاب را چہ گناہ

گر نہ بیند روز شبہ چشم

وما علینا الا البلاغ